Lesson 15. Al-Baqarah (Ayaat 113 - 121): Day 60 سُوۡرَۃُالبَقَرَۃ کی تفسیر

یہاں دو باتوں کی وضاحت کر دوں۔ جب یہود اور نصاریٰ کی بحث ہو رہی تھی تو یہود غلط تھے۔ یہود کا دین out dated ہو چکا تھا۔ نبی پاک کے دور تک نصاریٰ کا دین ٹھیک تھا سوائے چند باتوں کے۔ اس لئے اُس وقت عیسائیوں کا دعوٰی ٹھیک تھا۔ لیکن آج دونوں غلط ہیں۔ عیسائیوں کو نبی پاکؐ کی پیروی کا حکم دیا گیا تھا جو انہوں نے نہیں مانا۔

دوسری بات یہ کہ جب پڑھے لکھے لوگ غلطی کریں تو زیادہ نقصان ہوتا ہے، عالم اور جاھل کو ایک جیسا نہیں نظر آنا چاہئے۔ پڑھے لکھے شخص کا عمل دوسروں سے بہتر ہونا چاہئے۔

یہود و نصاریٰ کی دشمنی اسلام آنے سے پہلے تک تھی۔ اللہ کے نبیؐ کے آنے کے بعد یہ مسلمانوں کے خلاف اکٹھے ہو گئے۔

اختلافات اور تنازعات کو اللہ کی کتاب سے حل کرنا چاہئے ورنہ اُمّت بکھر جاتی ہے۔ مسجدوں میں مینجمنٹ کے جو جھگڑے ہوتے ہیں وہ یا تو حبِّ جاہ ہے یا حُبِّ مال ہے۔ مجھے صدر بننا ہے۔ مجھے لیڈر بننا ہے۔ اسی طرح کی باتوں سے نقصان ہوتا ہے۔

وَقَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا ۙ سُبۡحٰنَهٗ ؕ بَلۡ لَّهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ؕ كُلٌّ لَّهٗ قٰنِتُوۡنَ

﴿۱۱۶﴾ اور یہ لوگ اس بات کے قائل ہیں کہ خدا اولاد رکھتا ہے۔ (نہیں) وہ پاک ہے، بلکہ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے، سب اسی کا ہے اور سب اس کے فرماں بردار ہیں۔

آج کے دور کا ایک اور مسئلہ مسجدوں میں فساد ہیں۔ گولیاں تک چلتی ہیں۔ لوگ بچوں کو مسجد بھیجنے سے ڈرتے ہیں۔ تو اس کا کیا حل ہے؟ ہم اللہ کے فرمانبردار ہو جائیں۔ سب کچھ اُسی کا ہے۔ ہر چیز پر اُس کا حکم چلتا ہے۔ وہ ہر قسم کے شرک سے پاک ہے۔ (یہود اور نصاریٰ کے دعوے جھوٹے تھے)۔ لوگ غلط عقائد کو عام کرتے ہیں۔ ذرا غور کریں یہ کون لوگ ہیں جو ہماری مسجدوں میں فساد کروا رہے ہیں اور ویران کر رہے ہیں۔ یہود و نصاریٰ یہ کام ہمارے اپنے لوگوں سے کروا رہے ہیں۔

بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَاِذَا قَضٰٓى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿۱۱۷﴾

(وہی) آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے۔ جب کوئی کام کرنا چاہتا ہے تو اس کو ارشاد فرما دیتا ہے کہ ہو جا تو وہ ہو جاتا ہے.

بہت خوبصورت آیت ہے۔ جب اللہ کسی چیز یا کام کا ارادہ کرتا ہے تو بس اس کو یہی کہتا ہے کہ ہو جا، یا بن جا اور وہ ہو جاتا ہے۔ سورۃ بنی اسرائیل میں اللہ فرماتے ہیں؛

ساتوں آسمان اور زمین اور جو لوگ ان میں ہیں سب اسی کی تسبیح کرتے ہیں۔ اور (مخلوقات میں سے) کوئی چیز نہیں مگر اس کی تعریف کے ساتھ تسبیح کرتی ہے۔ لیکن تم ان کی تسبیح کو نہیں سمجھتے۔ بے شک وہ بردبار (اور) غفار ہے ﴿۴۴﴾

اب لفظ بدیع پر غور کرتے ہیں۔ یعنی ہر چیز کو نئے سرے سے بنانے والا۔ کچھ بھی نہیں تھا۔ بغیر کسی مٹیریل کے۔ ڈکشنری میں دیکھتے ہیں۔ امام راغبؒ فرماتے ہیں کہ کسی بھی چیز کی تقلید اور ابتدا کے بغیر ایجاد کرنا بدیع ہے۔ عربی زبان میں نئے کھودے ہوئے کنوئیں کو کہا جاتا ہے۔

یعنی پہلے وہاں کچھ بھی نہیں تھا۔ایسی چیز جو بغیر کسی آلے کے اور بغیر کسی نقشے کے بنائی جائے۔

ابتدا،اسی سے بدعت لفظ ہے کہ نئی گھڑی ہوئی چیز۔

اللہ نے یہ سب کچھ کیسے بنایا؟ پہلی بات تو یہ کہ یہ غیب کا معاملہ ہے ہم اس پر ایمان لاتے ہیں۔

اللہ کے نبی ؐکی احادیث سے ہمیں یہ بات پتا چلتی ہے کہ اللہ نے سب سے پہلے قلم بنایا اور پھر اُس کا حکم دیا کہ لکھو!اور وہ لکھتا چلا گیا۔

پھر اللہ نے حکم دیا کن تو وہ فیکون ہو گیا۔سب کچھ اشارے سے ہو گیا

تین چیزوں کو اللہ نے اپنے ہاتھ سے بنایا۔ آدمؑ۔جنت عدن اور تورات

دکھ ہوتا ہے کہ اللہ نے اپنے ہاتھ سے تورات لکھی اور یہود نے اس کا کیا حال کیا۔

شاہ ولی اللہؒ نے قرآن پر بہت کام کیا، آپ نے بدیع کے بارے میں فرمایا؛اللہ تعالیٰ کے تین بنیادی افعال ہیں۔یعنی اللہ نے تین طریقوں سے چیزیں پیدا کیں۔

ابداء۔یعنی بالکل نئے طریقے سے پیدا کیں۔جن کا کوئی تصور ہی نہیں تھا۔

خلق:ایسی مخلوق پیدا کی جن سے اللہ کے خالق ہونے کا پتا چلتا ہے۔

تدبیر:یعنی اللہ نے ارادہ کیا،تدبیر کی اور وہ ہو گیا۔

اپنے منہ کے آگے ہاتھ رکھیں تو حرارت محسوس ہوتی ہے۔ایک طرح کی انرجی یا توانائی۔تو جب ہم بولتے ہیں تو حرارت پیدا ہوتی ہے جب اللہ نے کن کہا ہو گا تو کتنی انرجی پیدا ہوئی ہو گی؟

یہ کچھ لوگوں نے جو big bang theory پیش کی ہے تو شاید اس کے پیچھے لوگوں کو یہی خیال ہو گا (واللہ اعلم)

ایسے لوگ جو ہوتے چھوٹے لیکن باتیں بڑی بڑی کرتے ہیں۔ اس آیت کا ایک چھوٹا سا پاس ورڈ رکھ لیں۔ چھوٹا منہ بڑی بات۔ اپنے مقام اور مرتبے سے بڑی بات کرنا (مشرکین، یہود و نصاریٰ)

وَقَالَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ لَوْلَا يُكَلِّمُنَا اللّٰهُ اَوْ تَاْتِيْنَآ اٰيَةٌ ؕ كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّثْلَ قَوْلِهِمْ ؕ تَشَابَهَتْ قُلُوْبُهُمْ ؕ قَدْ بَيَّنَّا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ﴿۱۱۸﴾

اور جو لوگ (کچھ) نہیں جانتے (یعنی مشرک) وہ کہتے ہیں کہ خدا ہم سے کلام کیوں نہیں کرتا۔ یا ہمارے پاس کوئی نشانی کیوں نہیں آتی۔ اسی طرح جو لوگ ان سے پہلے تھے، وہ بھی انہی کی سی باتیں کیا کرتے تھے۔ ان لوگوں کے دل آپس میں ملتے جلتے ہیں۔ جو لوگ صاحبِ یقین ہیں، ان کے (سمجھانے کے) لیے نشانیاں بیان کر دی ہیں۔

موسیٰؑ کے ساتھیوں نے بھی یہی مطالبہ کیا تھا۔ بندے کو اپنی اوقات پہچاننی چاہیے۔ کچھ تو سنتے ہی نہیں اور کچھ سن کر سمجھنا نہیں چاہتے۔ آگے نبیؐ کو تسلّی دی جا رہی ہے۔

اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا ۙ وَّلَا تُسْـَٔلُ عَنْ اَصْحٰبِ الْجَحِيْمِ ﴿۱۱۹﴾

(اے محمد ﷺ) ہم نے تم کو سچائی کے ساتھ خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔ اور اہل دوزخ کے بارے میں تم سے کچھ پرسش نہیں ہو گی۔

نبیؐ کا کام صرف پہنچا دینا ہے۔ آج کے سب مبلّغین اور اُستادوں کے لئے یہ Key Point ہے۔

کہ ہمارا کام صرف پہنچا دینا ہونا چاہئے۔ دین کا پیغام دینے والا اگر پورے یقین سے بات کرے تو دل میں بات اُترتی ہے۔ تاکہ اللہ کا دین صاف صاف پہنچا دیں۔ اس بات سے نہ ڈریں کہ سود کو حرام کہا اور پردے کی بات کی تو لوگ آنا چھوڑ دینگے۔ ہدایت اللہ نے دینی ہے۔ آپ اللہ کا دین پہنچا دیں۔

پہلے طالبِ علم ہو کر اللہ کے آگے جھکیں۔ پھر اس علم کی وجہ سے اللہ آپ کو عزّت دے گا۔

آپ بشیر اور نذیر بن جائیں۔

ضعیف اور کمزور دین پیش نہ کریں۔ کیونکہ آپ سے سوال نہیں کیا جائے گا۔ اللہ کے نبیؐ کو آفرز کی گئیں سورۃ الکٰفرون نازل ہو گئی۔ وہ عالم جو دوسروں کو خوش کرے اس کا ٹھکانہ کیا ہو گا؟ خود شمع کی طرح جل جائیں گے دوسروں کو کیا فائدہ دینگے؟

حدیثؐ ہے کہ۔ حق کڑوا ہوتا ہے۔ کوئی مانتا ہے یا نہیں۔ بس حق کو آگے پہنچا دیں۔

کل نبی پاکؐ سے کہا تھا اور آج ہر اُمّتی سے یہ کہا جا رہا ہے کہ؛

وَلَنۡ تَرۡضٰى عَنۡكَ الۡيَهُوۡدُ وَلَا النَّصٰرٰى حَتّٰى تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمۡؕ قُلۡ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الۡهُدٰىؕ وَلَـئِنِ اتَّبَعۡتَ اَهۡوَآءَهُمۡ بَعۡدَ الَّذِىۡ جَآءَكَ مِنَ الۡعِلۡمِۙ مَا لَـكَ مِنَ اللّٰهِ مِنۡ وَّلِىٍّ وَّلَا نَصِيۡرٍ ﴿۱۲۰﴾ اَلَّذِيۡنَ اٰتَيۡنٰهُمُ الۡكِتٰبَ يَتۡلُوۡنَهٗ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ ؕ اُولٰٓـئِكَ يُؤۡمِنُوۡنَ بِهٖ ؕ وَمَنۡ يَّكۡفُرۡ بِهٖ فَاُولٰٓـئِكَ هُمُ الۡخٰسِرُوۡنَ ﴿۱۲۱﴾

﴿۱۱۹﴾ اور تم سے نہ تو یہودی کبھی خوش ہوں گے اور نہ عیسائی، یہاں تک کہ تم ان کے مذہب کی پیروی اختیار کر لو۔ (ان سے) کہہ دو کہ خدا کی ہدایت (یعنی دین اسلام) ہی ہدایت ہے۔ اور (اے

پیغمبر) اگر تم اپنے پاس علم (یعنی وحی خدا) کے آجانے پر بھی ان کی خواہشوں پر چلو گے تو تم کو (عذاب) خدا سے (بچانے والا) نہ کوئی دوست ہوگا اور نہ کوئی مددگار ﴿۱۲۰﴾ جن لوگوں کو ہم نے کتاب عنایت کی ہے، وہ اس کو (ایسا) پڑھتے ہیں جیسا اس کے پڑھنے کا حق ہے۔ یہی لوگ اس پر ایمان رکھنے والے ہیں، اور جو اس کو نہیں مانتے، وہ خسارہ پانے والے ہیں ﴿۱۲۱﴾

یعنی ہم ان کو خوش کرنے کی جتنی مرضی کوشش کریں یہ خوش نہیں ہونے والے۔

چاہے ان جیسے لباس پہن لیں۔ ان کے فیسٹیول منائیں۔ اِن کے ساتھ کھائیں پیئیں۔ آج ہم نے اپنے بچوں کو کتنی آزادی دی ہوئی ہے۔

ترکی نے کتنی کوششیں کر لیں؟ آج تک ترکی کو یورپ میں شامل نہیں کیا۔ آپ حیران ہونگے کہ ترکی میں دس سال سے کم عمر بچے کو قرآن نہیں پڑھایا جاتا کہ بچہ خود فیصلہ کرے پڑھنا ہے یا نہیں۔

Freedom of choice دیا تو کیسا دیا۔ کاؤنٹر پر بیٹھی خواتین کو نماز پڑھنے کی اجازت نہیں ہے۔ اور پتا نہیں اگلے پچاس سال تک یورپ میں شامل ہوگا بھی یا نہیں۔

الکفر ملّة واحد۔ کفر والے سب مسلمان کے خلاف اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ اب آگے دیکھیں؛

هُدَى اللهِ هُوَ الْهُدٰى۔ پہلے نکرہ آیا ہے پھر بعد میں معرفہ آیا ہے۔ ہدایت تو وہی ہے جو اللہ کی طرف سے ملے گی۔ ہمارے ہر مسئلے کا حل یہ ہے خدا کی ہدایت (یعنی دین اسلام) ہی ہدایت ہے۔

ہم اپنی نسلوں کو بچانا چاہتے ہیں۔ تو یہی حل ہے۔ آج ہم کہاں جا رہے ہیں۔ اگر کافروں کی خواہشوں کی پیروی کی یعنی اس کتاب کے آنے کے بعد، اس علم کے بعد تو اللہ سے کوئی نہیں بچا سکے گا۔

پھر یا تو ہسپتال میں پڑے ہونگے یا پاگل خانے میں۔ ڈیپریشن میں۔

جن لوگوں نے اللہ کی کتاب سے علم سیکھا اور اس پر عمل کیا۔ اُن کے لئے خوشخبری ہے۔

جن لوگوں کو ہم نے کتاب عنایت کی ہے، وہ اس کو (ایسا) پڑھتے ہیں جیسا اس کے پڑھنے کا حق ہے۔
یہی لوگ اس پر ایمان رکھنے والے ہیں، اور جو اس کو نہیں مانتے، وہ خسارہ پانے والے ہیں﴿۱۲۱﴾

نورالقرآن ویب سائٹ پر قرآن کے پانچ حقوق پر بات کی گئی ہے۔ ضرور سُن لیں۔

1. قرآن پر ایمان لائیں۔ اس کو مانیں اللہ کی کتاب ہے
2. صحیح پڑھیں۔ تجوید اور ترتیل کے ساتھ
3. سمجھ کر پڑھیں
4. اس پر عمل کریں
5. اس کو آگے دوسروں تک پہنچائیں

تلاوت کی تین اقسام ہیں۔

1. صحیح مخارج کے ساتھ پڑھنا
2. معنی کے ساتھ پڑھیں
3. تلاوت حکمی، یعنی اس پر عمل بھی کریں۔

حدیث کا خلاصہ ہے کہ قیامت کے دن قرآن کے دو ہونٹ ہونگے یہ کتاب اپنے حق مانگے گی۔

حق دلوائے گی بھی۔ حدیثؐ میں ہے کہ سورۃ ملک اور دوسری آیات اللہ سے سفارش کرینگے کہ اللہ یہ ہمیں پڑھتا تھا اس کو بخش دے۔

اور جو اس کو نہیں مانتے، وہ خسارہ پانے والے ہیں۔ سب سے بڑا نقصان یہ ہے۔

دعا کریں کہ اللہ اُمّت مسلمہ کو ہدایت عطا فرمادے۔ آمین

دل سے تڑپ کر دعا کریں۔ آج صرف میرے جیسے لوگوں کے لئے دعا کریں جو دین کا کام کر رہے ہیں کہ وہ صحیح دین آگے پہنچائیں۔

لوگ دس دس سال سے دین کا کام کر رہے ہیں لیکن نتیجہ کیا؟ خاص فرق نہیں پڑتا۔

جاہلوں کو علم نہ سکھائیں کیونکہ وقت ضائع ہوتا ہے۔ اللہ ہم سب کو ہدایت عطا فرمائے۔ آمین